اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولائے کائنات حضرت علی المرتضٰی

کرم اللہ وجہہ الکریم علیہ السلام توبہ کا دروازہ ہیں

تحریر... صدر الصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

ناشر: حلقۂ علویہ القادریہ العالمی (ٹرسٹ)

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

email: jilanione@ yahoo.com
st-8- block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan

اعوذباللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولائے کائنات حضرت علی المرتضےٰ

کرم اللہ وجہہ الکریم علیہ السلام توبہ کا دروازہ ہیں

تحریر... صدرالصدور قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاندپوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلامِ بلاغت نظام ذکرِ حکیم قرآن عظیم میں بار بار اپنے آپ کو تواب الرحیم فرما کر بتایا ہے کہ رحم کا ذریعہ ''توبہ'' بہت واضح طور پر ہے۔توبہ انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے بشرطیکہ توبتہ النصوح ہو اور جن گناہوں سے بندہ تائب ہوا ہے اس کا دوبارہ اعادہ نہ کرے۔تصوف میں توبہ بیعت سے پہلے شیخِ طریقت داخلِ سلسلہ ہونے والے سے گناہوں کے اقرار کے ساتھ کراتا ہے۔اس کے بعد طالب توبہ کے دروازے میں داخل ہوتا ہے جو تصوف کا سلسلہ ہوتا ہے خواہ کوئی سا بھی سلسلہ ہو۔ یہ بات ''روزنامہ ایمان'' ہی نہیں کہہ رہا، بلکہ اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیدنا ابوذر غفاریؓ سے فرمایا کہ تمھارا شیخ علی المرتضیٰ (شیرِ خدا ابوتراب علیہ السلام) توبہ کا دروازہ ہے۔

پہلی بات جو معلوم ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ توبہ کیا ہے؟ اور اس کو عام لوگ کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟

Publisher HALQA E ALVIA QADRIA (trust) st-8 block-10-A Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanione@yahoo.com

اب تک خطاؤں اور گناہوں سے توبہ کئے بغیر اور اقرارِ گناہ کے اور گناہوں کی نشاندہی کے بغیر مجموعی طور پر توبہ اس کو کہا جاتا ہے کہ اے اللہ! میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ حالانکہ گناہ کی ترغیب اس کے اندر موجود رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ توبہ اور استغفار کے بعد تائب ہونے والے کو شیطان دوبارہ گناہ کے غار میں دھکیل دیتا ہے۔ اس تمام معاملہ کو سمجھنے کیلئے یہ سمجھنا ضروری ہوگا کہ اصل میں توبہ کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کیسے کی جاتی ہے؟

یہ سیدھی سادھی سی بات ہے کہ گناہ ہر انسان کی خواہشِ نفس اور ھویٰ وہوس جو نفسِ امارہ کی عین خواہشیں ہیں، انسان سے کراتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نفس انسان کے ساتھ کب سے ہے؟ نفس اسی وقت سے موجود ہے جب سے کہ انسان خود موجود ہے اور یہ اس کا پیدائشی ساتھی ہے جسے آپ عام لفظوں میں ہم زاد کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ ''ہم زاد'' دولفظوں سے بنا ہے: 'ہم' اور 'زاد'، اس کے معنی ہیں 'ہمارے ساتھ پیدا ہونے والا'۔ اس کو اہلِ تصوف اصل میں نفسِ امارہ کہتے ہیں، یہ پیدائشی طور پر ہر انسان کے ساتھ موجود ہے اور حضرت آدمؑ کے ساتھ بھی موجود تھا کہ فرشتوں نے دیکھا کہ نفسِ امارہ جس کی خصلت ہی گناہ کرانے اور زمین پر فساد پیدا کرنے اور خون بہانے پر منتج اور موقوف ہے، اس کے ہوتے ہوئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے آدمؑ کو اپنا خلیفہ نامزد کر دیا؟ یہ سبب حیرت کا فرشتوں کیلئے تھا، لہٰذا وہ ضبط نہ کر سکے کیونکہ صبر ضبط اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں ہی کو نہیں بلکہ انسانوں میں مومنوں کو عطا کیا ہے۔ بہر حال فرشتے سوال کر بیٹھے کہ کیا آپ ایسے کو خلیفہ مقرر کریں گے کہ جو زمین پر خون بہائے اور فتنہ و فساد پیدا کرے (جو نفسِ امارہ کی خصلت ہے) اور فرشتوں نے اپنے بارے میں صرف اتنا کہا کہ ہم تو آپ کی تسبیح وتحلیل میں مصروف رہتے ہیں اور آپ کی پاکی بولتے ہیں، اس لئے ایسا آدمی ہمارے اوپر بھی حاوی ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے اس کا تفصیل سے جواب دینے کی جگہ صرف اتنا فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں

Publisher: HAQ-QA EAL-AL-QADRIA (trust) ... Karachi-75300, Pakistan, email: ...@yahoo.com

وہ تم نہیں جانتے اور حضرت آدمؑ کو چیکے سے کچھ نام بتادیئے۔ اور پھر ان ناموں کے مسمی جو تھے، جن کے نام آدمؑ کو بتائے گئے تھے، فرشتوں کے سامنے پیش کردیئے، اور کہا کہ اگر تم سچے ہو کہ میں نے ایسی ہستی کا تقرر کیا ہے کہ جو زمین پر فساد برپا کرے اور خون بہائے تو تم ان کے نام بتادو کہ یہ کون ہیں؟ (یہاں لفظ ھٰولاءِ قابلِ غور ہے جس کا ضمیر انسان کی طرف جاتا ہے)۔

سورۃ البقرۃ.... آیت نمبر 31 تا 32

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء

الْمَلٰٓئِكَةِ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِىْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ

ملائکہ پر پیش کرکے فرمایا سچے ہو تو ان کے نام تو بتادو

صٰدِقِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۭ اِنَّكَ

بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا بے شک

اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

تو ہی علم و حکمت والا ہے

یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ فرشتوں نے تو واضح طور پر کہا تھا کہ آپ اس کو خلیفہ بنائیں گے کہ جو زمین پر فتنہ وفساد پیدا کرے اور یہ کہنے کا سبب یہ تھا کہ فرشتے جانتے تھے کہ آدمؑ کے ساتھ ہی نفسِ امارہ اس کے اندر پیدا ہوا ہے جو اس کا ہم زاد بھی ہے اور ہم ذات بھی، اس کی ذات سے بھی وابستہ ہے (کیونکہ فرشتوں نے تو آدمؑ کو بنتے ہوئے دیکھا تھا)۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں سے یہ راز کی بات

Publisher: HALQA-E-ALIA-QADRIA (trust) ... Gulshan e Iqbal ... email: jilanione@yahoo.com

ابھی نہیں بتائی بلکہ یہ اقرار لے لیا کہ ہمیں ان مسمی کے ناموں کا بالکل علم نہیں ہے، کیونکہ ہم تو وہی علم رکھتے ہیں کہ جو آپ نے ہمیں دیا، یہ علم تو آپ نے ہمیں دیا ہی نہیں کہ یہ مسمی کون ہیں؟

فرشتوں کو علم نہیں تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ آدمؑ کو علم دے چکا ہے کیونکہ آدمؑ کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کی روح کے ذریعہ علم دیا اور فرشتے اس کے جسم کی بات کررہے ہیں جس میں نفس شامل ہے۔

اب اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے مخاطب ہوکر کہا کہ اے آدم! فرشتوں کو "اِن" کے نام بتاؤ۔ "اِن" (ھٰٓؤُلَآءِ) کا لفظ بتاتا ہے کہ اس لفظ کا ضمیر انسان کی طرف جاتا ہے اور وہ مسمی یقیناً انسان ہیں کیونکہ اللہ فرمارہا ہے کہ "اِن" کے نام بتاؤ۔

قرآن مجید فرقان حمید میں لفظ ھٰٓؤُلَآءِ کا استعمال

نمبر شمار	پارہ	سورۃ	آیہ نمبر	نمبر شمار	پارہ	سورۃ	آیہ نمبر
۱	پہلا	البقرۃ	۳۱	۲۲	چودھواں	النحل	۸۶
۲	تیسرا	آل عمران	۶۶	۲۵	"	"	۸۹
۳	چوتھا	آل عمران	۱۱۹	۲۶	پندرھواں	بنی اسرآئیل	۲۰
۴	پانچواں	النسآء	۴۱	۲۷	پندرھواں	بنی اسرآئیل	۲۰
۵	"	"	۷۸	۲۸	"	"	۱۰۲
۶	"	"	۱۰۹	۲۹	"	الکھف	۱۵
۷	"	"	۱۴۲	۳۰	سولھواں	طٰہٰ	۸۴
۸	"	"	۱۴۳	۳۱	سترھواں	الانبیآء	۴۴
۹	"	"	"	۳۲	"	"	۶۵
۱۰	چھٹا	المآئدۃ	۵۳	۳۳	"	"	۹۹
۱۱	ساتواں	الانعام	۵۳	۳۴	اٹھارواں	الفرقان	۱۷
۱۲	"	"	۹۰	۳۵	انیسواں	الشعرآء	۵۴
۱۳	آٹھواں	الاعراف	۳۸	۳۶	بیسواں	القصص	۶۳
۱۴	"	"	۴۹	۳۷	اکیسواں	العنکبوت	۴۷
۱۵	نواں	"	۱۳۹	۳۸	بائیسواں	سبا	۴۰
۱۶	دسواں	الانفال	۴۹	۳۹	تیئیسواں	ص	۱۵

Publisher HALQA E AALA ULQADRIA (trust) st-8, block 7-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan. email: jilanionehq@yahoo.com

نمبر شمار	پارہ	سورۃ	آیۃ نمبر	نمبر شمار	پارہ	سورۃ	آیۃ نمبر
۱۷	گیارہواں	یونس	۱۸	۴۰	چوبیسواں	الزمر	۵۱
۱۸	بارہواں	ھود	۱۸	۴۱	پچیسواں	الزخرف	۴۹
۱۹	〃	〃	۷۸	۴۲	〃	〃	۸۸
۲۰	〃	〃	۱۰۹	۴۳	〃	الدخان	۳۴
۲۱	چودہواں	الحجر	۶۶	۴۴	چھبیسواں	محمد	۳۸
۲۲	〃	〃	۶۸	۴۵	انتیسواں	الدھر	۲۷
۲۳	〃	〃	۷۱	۴۶	تیسواں	الانشقاق	۳۳

نوٹ از ادارہ حلقہ علویہ القادریہ: قارئین کرام اگر لفظ ''ھٰـؤلآءِ'' پر اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری صاحب مدظلہ العالی کی شاہکار تحقیق کا مکمل مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو اعلیٰ حضرت علامہ جیلانی چاند پوری صاحب مدظلہ العالی کی کتاب ''مفتاح العلوم'' کا مطالعہ کریں، سرِ دست ''ھٰـؤلآءِ'' کے ضمن میں ''مفتاح العلوم'' سے محولہ بالا چارٹ پیش کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اب یہ ایک پردے کی بات ہوئی جسے حضور غوث پاکؒ نے اس عاجز فقیر جیلانی چاند پوری کو بتایا کہ جو چیز فرشتوں کو پیش کی گئی تھی، وہ وہ اسماء تھے، جو ایک قندیل میں تھے جو ستارے کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ موتی کی طرح چمکنے والا ستارہ تھا۔ اس میں ان مسمیوں کے نام تھے۔ فرشتے لکھنا پڑھنا جانتے نہیں کہ ان لکھے ہوئے ناموں کو پڑھ لیتے اور آدمؑ کو اللہ نے پہلے بتا دیا تھا کہ یہ نام ہیں۔ وہ نام کون تھے؟ حضور غوث پاکؒ فرماتے ہیں کہ وہ پنجتن پاک کے نام تھے، جس میں درمیان میں نورِ محمدی ﷺ ضوافشاں ہے، اس کے ایک طرف حضرت علی المرتضیٰ کا نام لکھا ہے اور ایک طرف حضرت فاطمہؓ بنت محمد

Publisher: HALQA EALIA ALI QADRIA (trust)

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہے اور دہنی طرف مولا امام حسن علیہ السلام کا نام لکھا ہے اور بائیں جانب سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کا اسمِ گرامی ہے اور یہ اسماء تسبیح و تحلیل میں مصروف ہیں۔

یہ تسبیح و تحلیل وہی ہے جو اہلِ تصوف کو اورادِ خصوصی کے طور پر تعلیم کی گئی ہے۔ یہ قندیل یعنی زجاجتہ یا کوکب اور نجم (چمکتا ہوا ستارہ) جس میں یہ اسماء موجود تھے جو آدمؑ کو سکھائے گئے اور فرشتوں کو یوں نہیں بتایا گیا کہ ان سے گناہ سرزد ہوتا ہی نہیں اور آدمؑ کو یوں بتایا گیا کہ اگر وہ زمین پر فتنہ و فساد اور خونریزی کا گناہ کرے گا تو اس سے توبہ کرانے والی ہستیاں یہ ہیں جو آدمؑ کو توبہ کرا کر پاک کر دیں گی۔ دہشت گردی، خون ریزی کا تریاق یہی اسماء ہیں۔

یہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ نفسِ امارہ کی ساری شرارتوں کا مداوا پنجتن پاکؑ کے اسماءِ گرامی سے آدمؑ کو کرنے کی تلقین کی گئی اور یہ پردہ میرے دادا حضور غوث الاعظمؓ نے اس عاجز فقیر کی تعلیم میں شامل کر کے اسے عنایت فرمایا۔

اب آدمؑ کی توبہ کا وقت آتا ہے تو آدمؑ تین سو سال تک اپنی اس ایک خطا پر (جو جنت میں ہوئی تھی) گریہ کرتے رہے اور آپ کی آنکھوں کے نیچے جو پپوٹا ہے، اس میں گڑھے پڑ کر زخم ہو گئے۔ تین سو سال گزرنے کے بعد مولا حسن علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق (جو حضور غوث پاکؓ نے نقل فرمایا اور اس کا دستاویزی ثبوت موجود ہے) کہ جب تین سو سال تک حضرت آدمؑ روتے رہے اور اللہ کو رحم آ گیا تو ان پر توبہ کا دروازہ کھول دیا گیا۔ اور وہ دروازہ ایسے کھلا کہ حضرت آدمؑ اپنے آنسوؤں کو جو اُن کے پپوٹے کے نیچے پڑے گڑھے میں جمع ہو جایا کرتے تھے، ان کو نکال دیا کرتے تھے اور جب اللہ کو رحم آیا تو آدمؑ کو ان کے انگوٹھوں کے ذریعہ وہ کلمات یاد کرا دیئے۔ قرآن فرماتا ہے کہ جب آدمؑ نے سیکھ لئے اپنے رب سے کچھ کلمات! اور آدمؑ نے وہ کلمات اس طرح سیکھے کہ ان کے انگوٹھوں پر وہ نام آ گئے اور آدمؑ کو یہ بات یاد

Publisher: HALQA E ALIA AL QADRIA (trust) A-8, Block 17-A, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300, Pakistan email: jilanions@yahoo.com

آ گئی کہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب یہی اسماء ہیں۔ لہذا آدمؑ نے اپنے انگوٹھوں کو چوما اور ان اسماء کو اپنی آنکھوں سے لگایا تو آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں۔

جب آنکھوں کے سب زخم بھر گئے تو امام حسنؑ (جو میرے دادا حضور غوث پاکؓ کے دادا ہیں اور میرے بھی دادا ہیں، یہ ان ہی کی تعلیمات ہیں) فرماتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدمؑ کو مبارکباد دی کہ اے آدمؑ! مبارک ہو اللہ نے تمھاری توبہ قبول کر لی۔

اور توبہ کیسے قبول کر لی؟ پنجتن پاکؑ کے وسیلے سے! توبہ کا دروازہ یہ پانچ قرار پائے۔ آدمؑ نے جب دیکھا کہ میرا رب مجھ پر کرم کی بارش کر رہا ہے تو فوراً دعا فرمائی کہ اے اللہ! جیسی میری دعا قبول فرمائی ویسی میری اولاد کی بھی قبول فرما۔ اللہ فرماتا ہے کہ اے آدمؑ! تمھاری اولاد میں جو کوئی بھی تمھاری طرح مشقت برداشت کر کے گریہ وزاری کے ساتھ جو ہمارے سامنے پیش ہوگا اور ان ناموں کے وسیلے سے دعا کرے گا، ہم اس کی دعا قبول کریں گے۔

حضورﷺ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا کہ توبہ کا دروازہ علیؑ ہیں۔ ان پانچ ناموں میں حضرت علیؑ حضورﷺ کے نفس ہونے کی حیثیت سے چاروں پر سایہ فگن ہیں۔ جنابِ فاطمہ حضورﷺ کی اہلِ ذات ہیں، اس لئے نفسِ رسول (علی علیہ السلام) کی بھی اہلِ ذات ہیں، اسی طرح امام حسنین علیہم السلام بھی حضرت علی علیہ السلام کے بھی اہلِ ذات ہیں کیونکہ وہ رسولﷺ کے اہلِ ذات ہیں، اس لئے مجموعی طور پر اللہ کے حبیبﷺ نے مولائے کائناتؑ کو توبہ کا دروازہ قرار دیا اور وہ اس لئے بھی کہ "من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ" کے اعلان کے ساتھ یہ دروازہ اولی الامر منکم، شیخ طریقت اور ولیٔ العالمین کی حیثیت سے کھول دیا گیا ہے۔ یہ دروازہ تصوف کا سلسلہ ہے ان میں داخل ہوئے بغیر توبہ کے دروازہ تک نہیں پہنچو گے۔ تواب الرحیم کی بارگاہ میں توبہ پیش کرنے کیلئے توبہ کے دروازے سے گزرنا

Publisher: HAQ-A-E ALVIA(ULQADRIA (trust) ... Karachi-75300, Pakistan, email: ...@yahoo.com

ہوگا، بالکل اسی طرح جس طرح مولائے کائنات علم کا دروازہ ہیں۔ علم کے شہر میں داخل ہونا ہے تو دروازے سے تو گزرنا ہی ہوگا، کیونکہ دروازہ کسی شہر کا اس ہی لئے ہوتا ہے کہ کسی اور جگہ سے داخلے کی گنجائش نہ ہو۔ اسی طرح توبہ چاہتے ہو تو توبہ کے دروازے سے گزرنا ہوگا جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔

میں نے یہ تفصیل بیان کردی کہ علیؑ توبہ کا دروازہ ہیں، اب جس کا جو دل چاہے مجھے خطاب سے نوازے، ابھی تو مجھے صرف تفضیلیہ کہا گیا ہے لیکن چونکہ میرے اوپر میرے دادا حضرت غوث الاعظمؒ کا ہاتھ ہے اور چونکہ مولائے کائناتؑ میرے ساتھ ہیں اور ان کے لعابِ دہن کا صدقہ ہے کہ میں خم ٹھونک کر مولویوں کے سامنے کھڑا ہوں اور علم کی باتیں کر رہا ہوں۔ چنانچہ میں سمجھتا ہوں کہ اخبار ایمان کے ذریعہ میں نے توبہ کے دروازے کو ظاہر کردیا ہے، اب جس کا دل چاہے اس دروازے میں داخل ہو۔

اس مقالے کو ختم کرنے کے ساتھ ہی میں یہ واضح کردینا چاہتا ہوں کہ حضورﷺ کے فرمان کے مطابق حضرت علیؑ توبہ کا دروازہ ہیں۔ پنجتن پاکؑ کے وسیلے کے بغیر اور توبہ کے دروازے سے گزرے بغیر اگر کوئی شخص توبہ چاہے، تو تواب الرحیم توبہ قبول نہیں کرے گا۔

☆☆☆☆☆

Publisher: HALQA E ALIA AL QADRIA (trust) st-8, block 10-A, Gulshan e Iqbal, Karachi-75300, Pakistan, email: jilanione@yahoo.com